Vol. 6 No.1 2022

ISSN Online : 2709-40
ISSN Print : 2709-40

ڈاکٹر سیّد نظیر حسنین زیدی بہ طور مترجم

سیدہ شاہین زیدی

شعبہ اُردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

ڈاکٹر محمد ارشد اویسی

صدر شعبہ اُردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

ABSTRACT:
Translation is the conversion of the text of a language into an other language. Who converts the text of a language into an other language, is called a translater. Dr.Syed Nazeer Hasnain Zaidi has translated "Sachchon ki Batain" and "Hazrat Owais Qarani"which were translated from Persian language into Urdu language.

1. *"Sachchon ki Batain"was written by Shaheed Murtaza Mutahiri.In this translation, the writer narrated 75 personalities of the world.*
2. *"Hazrat Owais Qarani" was written by Muhammad Muhammadi. In which, writer narrated the life achievements of "Hazrat Owais Qarani".*

Key Words:
متن، ترجمہ، ترجمانی، ترجمان، مترجم، لسانی وحدتیں، عمل پیراہونا، جمالیاتی مادے، حضرت اویس قرنیؒ، دانش ور، تہران، دانش کدہ الٰہیات، مشاہیر، پندونصائح، حق وصداقت، قرن المنازل، حلیۃ الاولیا، اہمیت وافادیت، گم شدہ میراث، تنقیح التعال

ایک زبان کے الفاظ، عبارت یا متن کو دوسری زبان میں منتقل کرنا، ترجمہ کہلاتا ہے۔ اس ضمن میں جہانگیر اردو لغت میں درج ترجمہ کے معانی ملاحظہ کیجیے:

> "زبرت۔ جزم ر، پیش ج، زبرم، اند،، ع۔ ایک زبان کے الفاظ یاعبارت کو دوسری زبان میں منتقل کرنا؛ تذکرہ، احوال، کسی شخصیت یامشاہیر کابیان۔"(۱)

لفظ"ترجمانی "اس کے مترادف کے طورپراستعمال ہوتاہے۔اس کے معنی ہیں:ترجمہ کرنا، ایک زبان کودوسری زبان میں منتقل کرنا، تعبیر وتشریح، نمائندگی۔ جب کہ ترجمان ایک زبان سے دوسری زبان میں مطلب ادا کرنے والا، نمائندہ، کسی کی طرف سے بات کرنے والا ہوتا ہے۔

ترجمہ کا عمل اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ ایک زبان کے مقابلے میں دوسری زبان نہ ہو جس علاقے میں لسانی وحدت ہوگی وہاں ترجمے کا تصور ہی ممکن نہیں ہوتا۔ پرروفیسر جیلانی کامران اس سلسلے میں تحریر کرتے ہیں:

> "زبانیں لفظوں سے مل کر اور لفظوں کے مجموعے سے بنتی ہیں۔ اور غالباً کوئی بھی لفظ ایسا نہیں ہے جس کا مطلب یا معنی نہ ہو۔ اس لیے ب دولسانی وحدتیں باہم عمل پیرا ہوتی ہیں تو صرف متاثر ہونے والی زبان کے الفاظ ہی اس عمل میں شریک ہوتے ہیں بلکہ اس زبان اور لسانی وحدت کے معانی بھی دوسری زبان میں منتقل ہونے لگتے ہیں۔"(۲)

تجریدی طورپر دیکھاجائے تو ترجمہ کرنے والا اور اصل تخلیق کار دونوں ای ہی جمالیاتی مادے "زبان" کو بدلتے ہیں۔ لیکن مترجم جو مواد پیش کرتا ہے وہ متن سے مختلف ہوتا ہے۔ اس حوالے مرزا حامد بیگ رقم طراز ہیں:

> "تجریدی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ ترجمہ کرنے والا اور اصل مصنف دونوں ایک ہی جمالیاتی مادے کو تبدیل کرتے ہیں یعنی زبان۔ لیکن زیادہ ٹھوس اور متعین نقطۂ نظر سے دکھاجائے تو ہمیں پتاچلتا ہے کہ مترجم

HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-40
ISSN Print : 2709-40
Vol. 6 No.1 2022

ایک ایسا لسانی اور ادبی مواد پیش کرتا ہے جو متن سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ علمی اصطلاح میں یہ کہا جائے گا کہ متن اور ترجمہ دونوں ایک ہی نفس مضمون سے متعلق ہے۔ لیکن پھر بھی ایک عجیب انداز سے مختلف ہیں۔ یہی وہ عجیب بات ہے جو مترجم کو 'Decorator' کی بجائے تخلیق کار بنا دیتی ہے، بلکہ مصنف یا شاعر ثابت کرتی ہے۔ اس پہلو سے مترجم دیگر فنکاروں خصوصاً موسیقار، گلوکار اور اداکار سے بالکل الگ کھڑا دکھائی دیتا ہے۔"(۳)

ترجمہ کے نتیجے میں زبان کو جو وسعت ملتی ہے، اس سلسلے میں مرزا حامد بیگ بیان کرتے ہیں:

"مختصر اً یہ کہ ترجمے کے ذریعے زبان کئی اعتبار سے پھلتی پھولتی ہے۔ ترجمہ جہاں الفاظ اور زبان کی نشوونما کے ذریعے انسانی علوم میں اضافے کا باعث بنتا ہے وہیں ذہنی سرحدوں کو بھی کشادگی بخشتا ہے زبان کی سطح پر خیالات و جذبات کی ہر ہر کروٹ کو سمونے کی خاطر نت نئے اسالیب بیان سے متعارف کراتا ہے۔"(۴)

اُردو ادب میں ناول نگاری، افسانہ نگاری، ڈرامہ نویسی اور عربی فارسی کی دینی کتب اور دیگر اصنافِ سخن پر تراجم موجود ہیں۔ مرزا ہادی رسوا، تیر تھ رام فیروز پوری، عبدالحلیم شرر، مجنوں گورکھپوری، عبدالمجید سالک، اشفاق احمد، انتظار حسین، محمد حسن عسکری، محمد عمر میمن، انیس ناگی، رئیس احمد جعفری، ظفر علی خان، جمیل نقوی، سید ہاشمی فرید آبادی، اختر حسین رائے پوری، امین حسن کاکوری، مولوی عنایت اللہ دہلوی، ابن انشاء، سلیم صدیقی، مظہر انصاری، عابد علی عابد، عشرت رحمانی، قرۃ العین حیدر، سلمیٰ تصدق، ن۔ م راشد، مفکر انصاری، ممتاز شیریں کے علاوہ اور دیگر دانشوروں کے نام قابل قدر ہیں۔

ترجمہ کے سعی کاروں میں دانشور سکالر، ڈاکٹر نظیر سیّد حسنین زیدی کا بھی حصہ ہے جن کی دو ترجمہ کردہ کتب "سچوں کی باتیں"، "حضرت اویس قرنیؓ" کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

ڈاکٹر نظیر حسنین زیدی اُردو، عربی اور فارسی زبان کے عالم اور دانش ور تھے۔ انھوں نے انگلش یا کسی اور زبان کا سہارا لیے بغیر براہِ راست فارسی متون کے تراجم کیے۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اپنے تراجم میں زبان کی چاشنی اور اس فکر کی، جو کسی فن پارے میں موجود ہو، پوری روح کو سمو دیا۔ کیوں کہ وہ اردو زبان سے بھی ویسی ہی واقفیت رکھتے تھے جیسی فارسی یا عربی سے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے تراجم صرف تراجم نہیں بلکہ تخلیق کی از سرِ نو تخلیق ہے۔

سید نظر حسنین زیدی کی دو کتابیں ترجمہ کے حوالے سے ملتی ہیں۔ ان میں سے "سچوں کی باتیں" ۱۹۸۱ء میں اردو زبان میں منتقل کی گی جب کہ "حضرت اویس قرنیؓ" کا ترجمہ ۱۹۸۴ء میں کیا گیا۔

ذیل میں سید نظر حسنین زیدی کے تراجم کا ترتیب وار جائزہ لیتے ہیں۔

شہید مرتضیٰ مطہری کی تالیف "سچّوں کی باتیں" کا ترجمہ نظیر حسنین زیدی نے کیا اور اسے مکتبہ مسعود، کراچی سے طبع کیا۔ کتاب کی ابتداء میں شہید مطہری کا مختصر سا تعارف کرایا ہے۔ ڈاکٹر نظیر حسنین زیدی نے اس حصے میں ان کی سوانح حیات پیش کی ہے اور تحریر کیا ہے کہ حصول علم کے بعد:

"وہ ۱۳۳۱ھ ش (۱۹۵۲ء) میں تہران پہنچے اور طلباء کی اسلامی انجمن کی تشکیل دینے کے بعد نئی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ ۱۳۳۴ھ ش (۱۹۵۶ء) میں دانشکدہ الٰہیات میں تدریس کا آغاز کیا۔ اور ۱۳۳۴ھ ش (۱۹۷۸ء) تک پڑھاتے رہے۔ وہ دانشکدہ میں ڈاکٹریٹ کے کورس میں پڑھاتے تھے اور اسی لحاظ سے اپنے آپ کو طنزیہ انداز میں "دی حیاتین" پکارتے تھے۔"(۵)

شہید مطہری ایران کے رہبر انقلاب امام خمینی کے قریبی لوگوں میں سے تھے اس لیے ان کے انتقال پر ایران میں صف ماتم بچھ گئی اور رہبر انقلاب امام خمینی، آیت اللہ منتظری، آیت اللہ مشکینی، مہندس باقر گان، آیت اللہ علامہ طباطبائی، حجۃ الاسلام ہاشمی رفسنجانی، سید علی خامنہ ای، علامہ یحییٰ نوری اور استاد محمد تقی جعفری جیسے علما اور مشاہیر نے تعزیت کی۔

Vol. 6 No.1 2022
ISSN Online : 2709-40
ISSN Print : 2709-40

شہید مرتضی مطہری نہ صرف ایک عالم دین تھے بلکہ علمی و ادبی دنیا میں بھی انھیں بلند مرتبہ حاصل تھا۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ متذکرہ کتاب اس اہمیت کی حامل ہے کہ اسے یونیسکو نے نہ صرف دنیا کی بہترین کتابوں میں شامل کیا بلکہ انعام سے بھی نوازا۔ یہی وجہ ہے کہ نظیر حسنین زیدی نے اس کتاب کو ترجمہ کے لیے منتخب کیا۔ وہ تحریر کرتے ہیں:

> ''مولف نے صرف اسلام کے دامن ہی سے واقعات جمع نہیں کئے ہیں۔ بلکہ مغرب کی تاریخ سے بھی خوشہ چینی کی ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ ''حکمت مومن کا گمشدہ مال ہے'' جہاں سے ملے حاصل کرنا چاہیے۔ ترجمہ کے لیے اس کتاب کو منتخب کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس کتاب کی اہمیت کو بین الاقوامی طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور عالمی ادارے یونیسکو نے اسے بہترین کتاب تسلیم کر لینے پر عالمی انعام بھی دیا ہے۔''(٦)

ڈاکٹر نظیر حسنین زیدی نے ترجمہ کرتے ہوئے اس بات کو پیش نظر رکھا ہے کہ یہ کتاب عام قاری کے مطالعے میں رہے گی اس لیے اس کتاب کو آسان اور چھوٹے چھوٹے جملوں میں ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ قاری پڑھنے میں کسی الجھن کا شکار نہ ہو سکے۔ ترجمہ رواں، سلیس اور دلنشین انداز سے کیا گیا ہے۔

یہ کتاب چھوٹی چھوٹی (٧٦) چھہتر کہانیوں پر مشتمل ہے۔ جن کا تعلق اسلام کے تاریخ ابواب اور پند و نصائح کی کہاوتوں سے ہے۔

''سچوں کی باتوں''میں ایسی کہانیاں بیان کی گئی ہیں جو کردار سازی اور حق و صداقت کی راہ پر چلنے کا سبق دیتی ہیں۔ یہ باتیں ہر مکتبہ فکر کے انسانوں کے لیے بصیرت کا باعث اور بچوں کے لیے دلچسپ قصوں کی صورت میں ذریعہ ہدایت ہیں۔

ڈاکٹر نظیر حسنین نے محمد محمدی کے کتابچے ''حضرت اویس قرنی'' کا فارسی سے ترجمہ ۱۹۸۴ء میں کیا تھا اور اسے مکتبہ مسعود ناظم آباد کراچی نے شائع کیا تھا۔ یہ ایک مختصر سا کتابچہ ہے اسے بھی سادہ اور عام فہم زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

حضرت اویس قرنی کے بارے میں جامع انسائیکلوپیڈیا کی جلد اوّل میں جو معلومات ملتی ہیں اس کے مطابق:

> ''ان کے حالات بہت کم معلوم ہیں اور جو کچھ بتایا جاتا ہے وہ بھی اختلافات سے خالی نہیں مثلاً بعض نے انھیں اویس بن عامر لکھا ہے اور بعض نے اویس بن عمرو۔ بعض انھیں یمن کے قرن سے منسوب کرتے ہیں۔ بعض قرن المنازل سے جو مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ہے۔ بعض کہتے یں کہ ان کے جد امجد کا نام قرن تھا۔ اس لیے خاندان ''قرنی'' کہلاتا تھا۔ روایت یہ ہے کہ اویس نے غائبانہ اسلام قبول کیا۔ مگر رسول اللہ کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ امدادی یمنی فوج میں شامل ہو کر پہلی مرتبہ ۱۷ھ /۶۳۷ء میں بہ زمانہ خلافت فاروقی مدینہ منورہ گئے۔ بعد ازاں کوفے چلے گئے، جہاں گوشہ نشینی کی زندگی بسر کی۔ حضرت عمرؓ سے دوسری مرتبہ ملاقات عرفات میں (بہ سلسلہ حج) ہوئی۔ پھر آذربائیجان کی مہم پر روانہ ہو گئے۔ وہاں سے سفر مراجعت میں اچانک بیمار ہوئے اور وفات پائی۔ دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت علیؑ کی خلافت تک زندہ تھے۔ جنگ صفین (۳۷ھ /۶۵۷ء) میں حضرت علیؑ کی طرف سے لڑے اور چالیس زخم کھا کر شہادت پائی۔ تیسری روایت یہ ہے کہ دمشق میں وفات پائی اور باب الجابیہ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ چوتھی روایت مکہ مکرمہ میں وفات پانے کی ہے آپ کو ''سید التابعین'' کہا جاتا ہے۔''(٧)

لیکن اس کتابچے میں مختلف تواریخ سے ان کے خاندان کے حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے جن تواریخ کے حوالے جمع کئے گئے ہیں ان میں ''اسد الغابہ جلد اول ''تاریخ ابن عساکر''، ''تاریخ ابن ہشیم''، ''کتاب اختصاص مفید''، تنقیح التصال جلد دوم''، ''قاموس الرجال، جلد دوم''، ''میزان الاعتدال'' ''طبقات ابن سعد'' جیسی مستند تواریخ شامل ہیں۔

ڈاکٹر نظیر حسنین زیدی نے بھی اس ترجمے میں جگہ بہ جگہ حواشی قلم بند کئے ہیں۔ اس طرح مترجم نے نہ صرف ترجمہ کیا ہے بلکہ مرتب اور محقق کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔

مترجم نے لکھا ہے:

Vol. 6 No.1 2022
ISSN Online : 2709-40
ISSN Print : 2709-40

''حضرت اویس قرنی نے ۸ صفر ۷ ۳ھ میں شہادت پائی...... ان کی قبر شہر رقہ میں مشرق کی طرف واقع ہے جو شام کا سرحدی علاقہ ہے...... اب اس قبر پر قبہ بنا ہوا ہے۔ اور قبر مبارک کے پتھر پر خط کوفی میں نام لکھا ہوا ہے۔ ان کی قبر کے چاروں طرف بے حد درخت ہیں۔''(۸)

حضرت اویس قرنی قناعت پسند اور درویش صفت شخصیت کے مالک تھے اس سلسلے میں ''حلیۃ الاولیاء'' جلد دوم ص ۷۹ کے حوالے سے تحریر کیا ہے۔

''اویس اپنے لباس کو خدا کی راہ میں دے دیتے تھے اس لیے وہ کبھی کبھی خانہ نشین ہو جاتے تھے اور مسجد میں نماز کے لیے نہیں آسکتے تھے۔ جب شب ہو جاتی تو اویس اپنی خوراک و لباس میں سے جو بھی زیادہ بچتا وہ خدا کی راہ میں دے دیتے''۔(۹)

حضرت اویس قرنی کی تاریخ زندگی میں حضرت عمر کے ساتھ ان کی کئی ملاقاتوں کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔

بعض روایات سے یہ بات واضح ہوتا ہے کہ فضل بن شاذان سے آٹھ لوگوں کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ ان آٹھ میں سے چار افراد تو علیؑ کے اصحاب اور آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے بھی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ ربیع بن خیثم
۲۔ حرم بن حیان
۳۔ اویس قرنیؒ
۴۔ عامر بن عبدالقیس

اور دوسرے چار آدمی

۱۔ ابو مسلم خولانی
۲۔ مسروق بن اجدع۔
۳۔ اسود بن یزید۔
۴۔ حسن بن ابی الحسن بصری ہیں۔

صف اوّل کے چار زاہدوں میں سے حضرت اویس قرنیؒ کا نام نامی سرفہرست ہے۔

نظیر حسنین زیدی نے ترجمہ کرنے کے یے غیر معروف شخصیتوں کو منتخب نہیں کیا بلکہ شہید مرتضیٰ مطہری اور محمد محمدی جیسی ہستیوں کو چنا ہے۔ یہ دونوں ملیہ ایران کے بلند پایہ علما اور مصنفین میں سے ہیں۔ ڈاکٹر سید نظیر حسنین کی اس کاوش سے یقیناً اُردو دان طبقہ اپنے عہد کی دو ہستیوں کے خیالات و تصورات سے آشنا ہوا۔

سید نظیر حسنین زیدی نے کئی ایک کتب کے تراجم کیے ہیں جن میں سے ایک شہید مرتضیٰ مطہری کی تالیف ''سچوں کی باتیں'' ہے۔ یہ ترجمہ ۱۹۸۱ء میں ناشر کتب، مکتبہ مسعود، مسجد نور ایماں، ناظم آباد نمبر ۳ نے شائع کی۔ یہ مترجمہ کتاب ایک سو ننانوے (۱۹۹) صفحات پر محیط ہے۔ یہ تالیف پچھتر (۷۵) سچی کہانیوں پر مبنی ہے۔ یہ وہ تالیف ہے جس کی اہمیت کے پیش نظر یونیسکو نے اسے دنیا کی سو بہترین کتابوں میں شامل کر کے انعام سے نوازا۔ مذکورہ کتاب میں نہ صرف تاریخ اسلام کے واقعات پیش کیے گئے ہیں بل کہ مغرب کے اہم واقعات بھی پیش کیے گئے ہیں۔ سید نظیر حسنین زیدی نے ''سچوں کی باتیں'' کا ترجمہ کرنے کے پیچھے کارفرما عوامل اور محرکات کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''موکف نے صرف واقعات جمع نہیں کیے ہیں بلکہ مغرب کی تاریخ سے بھی خوشہ چینی کی ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ ''حکمت مومن کی گم شدہ میراث ہے۔'' جہاں سے ملے، حاصل کرنا چاہیے۔ ترجمہ کے لیے اس کتاب کو منتخب کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس کتاب کی اہمیت کو بین الاقوامی طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے، اور عالمی ادارے یونیسکو نے اسے بہترین کتاب تسلیم کر لینے پر عالمی انعام بھی دیا ہے۔''(۱۰)

Vol. 6 No.1 2022
ISSN Online : 2709-40
ISSN Print : 2709-40

نظیر حسنین زیدی نے مذکورہ کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے اس بات کو ملحوظِ خاطر رکھا ہے کہ یہ ترجمہ چوں کہ عام قاری اور بچوں کے زیر مطالعہ بھی آئے گا اس لیے انھوں نے اس تالیف کا ترجمہ نہایت سلیس اور عام فہم انداز سے کیا ہے اور چھوٹے جملوں کا ستعمال کیا ہے تا کہ کوئی بھی قاری اس ترجمے کا مطالعہ کرتے ہوئے کسی بھی قسم کی دقت کا سامنانہ کرے اور بہ آسانی اس کے معانی و مطالب تک رسائی حاصل کر سکے۔

سید نظیر حسنین زیدی نے اس ترجمہ کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

> ”ضرورت اس امر کی ہے کہ زندگی میں تابندگی کے لیے اس کتاب کے دلنشین واقعات کو پوری توجہ کے لیے نظر کے سامنے رکھا جائے اور پرانی نسل نئی نسل کو اس کتاب کے ذریعہ زندگی کی اقدار کی اہمیت سمجھا سکے۔ اس طرح ہمارے ملک کے ذہ شعور افراد سچائی کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنالیں۔ تا کہ افراد کی اچھی زندگی اچھے معاشرہ کی تشکیل میں قرار واقعی طور پر مدد کر سکے۔ اور پیر رومی کی خواہش اور ڈاکٹر اقبال کی دوا مقبول بار گاہ الٰہی ہو سکے۔“(۱۱)

یہاں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سید نظیر حسنین زیدی کے ترجمہ سے ایک اقتباس بہ طور حوالہ پیش کیا جائے تا کہ ان کے ترجمہ کے بعض خصوصیات سامنے آسکیں۔ ”دعا کی خواہش“ کے عنوان سے ترجمہ ملاحظہ کیجیے:

> ”ایک شخص انتہائی پریشانی کے عالم میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا ”میرے بارے میں دعا فرمائیں کہ خداوند عالم مجھ کو وسعتِ رزق عطا فرمائے۔ اس لیے کہ میں بہت محتاج اور تنگدست ہوں“
> آپ نے فرمایا کہ میں ہر گز دعا نہیں کروں گا۔
> اس نے دریافت کیا ”آپ کیوں دعا نہیں کریں گے۔“
> آپ نے فرمایا ”خداوند عالم نے ایک کام کے لیے ایک راستہ متعین کر دیا ہے اور اس نے حکم دیا ہے کہ روزی کو تلاش کرو اور تم اپنے گھر میں بیٹھے ہو اور تم صرف دعا کے ذریعے روزی کے دروازے کو اپنے لیے (کھولنا چاہتے ہو)۔“(۱۲)

سید نظیر حسنین زیدی کی ترجمہ کردہ ایک اور کتاب ”حضرت اویس قرنی“ ہے جو محمد محمدی نے تالیف کی ہے جسے مکتبہ مسعود کراچی نے ہی ۱۹۸۴ء میں شائع کیا۔ سید نظیر حسنین زیدی نے اسے ترجمہ کیا۔ یہ مختصر سا کتابچہ سادہ اور عام فہم انداز میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ مترجم یہ جانتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی کے حوالے جامع انسائیکلوپیڈیا کی جلد اول میں جو معلومات درج ہیں ان کے مطابق اویس قرنی کے مفصل حالات معلوم کرنا بہت دشوار ہے۔ جو معلومات میسر ہیں وہ بھی اختلافی نوعیت کی ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کا نام اویس بن عامر تو دوسروں نے اویس بن عمرو بتایا ہے۔ کچھ انھیں یمن کا باشندہ خیال کرتے ہیں تو بعض کے خیال میں یہ قرن المنازل یعنی مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان علاقے کے رہنے والے تھے۔

مترجم نے اویس قرنی کے حالاتِ زندگی کو جاننے کے لیے تاریخ کی کئی ایک کتب کا مطالعہ کیا جن میں ”اسد الغابہ جلد اول“، ”تاریخ ابن عساکر“، ”تاریخ ابن ھیثم“، ”کتاب اختصاص مفید“، ”تنقیح التعال جلد دوم“ قاموس الرجال، جلد دوم، میزان الاعتدال“ اور ”طبقات ابن سعد“ جیسی اہم تواریخ شامل ہیں۔ مترجم کا کہنا ہے:

> ”حضرت اویس قرنی نے ۸ صفر ۷ ۳ھ میں شہادت پائی۔۔۔ ان کی قبر شہر رقہ میں مشرق کی طرف واقع ہے جو شام کا سرحدی علاقہ ہے،۔۔۔ اب اس قبر پر قبہ بنا ہوا ہے۔ اور قبر مبارک کے پتھر پر خط کوفی میں نام لکھا ہوا ہے ان کی قبر کے چاروں طرف بے حد درخت ہیں۔“(۱۳)

سید نظیر حسنین زیدی نے ترجمہ کے لیے مشہور و معروف شخصیات شہید مرتضیٰ مطہری اور محمد محمدی جیسے مصنفین کا انتخاب کیا ہے جن کا مقام و مرتبہ ایران کے بلند پایہ علما اور مصنفین میں ہوتا ہے۔ ایران سے باہر بھی انھیں قدر و منزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ ترجمہ نگاری کے باب میں سیّد نظیر حسنین زیدی کی دو کتابیں ”سچوں کی باتیں“ اور ”حضرت اویس قرنی“ آتی ہیں۔ یہ دونوں کتابیں ایرانی مصنفین کی تصنیف کردہ ہیں اور فارسی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ زیدی صاحب نے ان کتابوں کا ترجمہ سادہ اور سلیس نثر میں کیا ہے اور پوری کوشش کی ہے کہ وہ اصل متن سے

Vol. 6 No.1 2022
ISSN Online : 2709-40
ISSN Print : 2709-40

قریب رہیں۔ ان کتابوں کے مطالعے سے یہ احساس ہوتا ہے کہ نظیر حسنین زیدی میں ترجمہ نگاری کی اچھی صلاحیتیں موجود تھیں مگر افسوس کہ وہ ان صلاحیتوں کو وسیع پیمانے پر بروئے کار نہ لا سکے۔

حواشی

۱۔ وصی اللہ کھوکھر، جہانگیر اردو لغت، لاہور، جہانگیر بکس، س۔ن، ص ۳۵۶

۲۔ جیلانی کامران، پروفیسر، مضمون "ترجمے کی ضرورت، مشمولہ: تراجم کے مباحث، مرتبہ: محمد ابو بکر فاروقی، لاہور، سٹی بک پوائنٹ، ۲۰۱۶، ص ۱۳

۳۔ حامد بیگ، مرزا، اردو میں ترجمے کی روایت، اسلام آباد، دوست پبلی کیشنز، ۲۰۱۶، ص ۴۱

۴۔ حامد بیگ، مرزا، اردو میں ترجمے کی روایت، اسلام آباد، دوست پبلی کیشنز، ۲۰۱۶، ص ۴۷

۵۔ شہید مرتضیٰ مطہری، سچوں کی باتیں، مترجمہ: نظیر حسنین زیدی، ناظم آباد کراچی، مکتبہ مسعود، ۱۹۸۱، پیش لفظ

۶۔ ایضاً

۷۔ "اردو جامع انسائیکلوپیڈیا" (حصہ اول) مدیر اعلی۔ حامد علی خان، لاہور، شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۸۷، ص ۱۶۵

۸۔ "حضرت اویس قرنی"۔ مترجم: نظیر حسنین زیدی، ڈاکٹر، مکتبہ مسعود، کراچی، ص ۸۴

۹۔ ایضاً، ص ۱۰

۱۰۔ شہید مرتضیٰ مطہری، سچوں کی باتیں، مترجمہ: نظیر حسنین زیدی، ناظم آباد کراچی، مکتبہ مسعود، ۱۹۸۱، پیش لفظ

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ شہید مرتضیٰ مطہری، سچوں کی باتیں، مترجمہ: نظیر حسنین زیدی، ناظم آباد کراچی، مکتبہ مسعود، ۱۹۸۱، ص ۱۳

۱۳۔ محمد محمدی، حضرت اویس قرنی، مترجمہ: نظیر حسنین زیدی، ڈاکٹر، کراچی، مکتبہ مسعود، ۱۹۸۴، ص ۸۴